از عدالت اعظمیٰ

بدھورام

بنام

ریاست راجستھان

تاریخ فیصلہ: 24 جولائی 1962

(بی پی سنہا، سی جے، کے این وانچو اور جے سی شاہ، جسٹس)

جعل سازی_ بے گھر شخص کے ذریعے معاوضے کے لیے- درخواست- تصفیہ افسر کے سامنے جعلی تصدیق شدہ دعوے کی تصدیق شدہ کاپی پیش کرنا- اگر تصفیہ افسر کے ذریعے جعلی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کے مترادف ہے، اگر ضروری ہو تو- ضابطہ فوجداری 1898 (1898 کا 5)، دفعہ۔195 (1) (ج)-- انڈین پینل کوڈ، 1860 (1860 کا ایکٹ 45)، دفعہ۔471- بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 (1954 کا 44) قواعد۔

اپیل کنندہ، ایک بے گھر شخص، نے بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954 کے تحت کام کرنے والے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے معاوضے کے لیے درخواست دی، اور اس درخواست کی حمایت میں اپنے تصدیق شدہ دعوے کی ایک تصدیق شدہ کاپی پیش کی جو انکوائری پر من گھڑت دستاویز پائی گئی۔ اپیل کنندہ کو اسسٹنٹ سیشن جج نے دفعہ 471 اور تعزیرات ہند کی دفعہ 511 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 420 کے تحت مجرم قرار دیا تھا۔ اپیل پر سیشن جج نے قید کی سزا کی تصدیق کی لیکن جرمانے کو کالعدم قرار دے دیا۔ سیشن جج کے فیصلے کی تصدیق ہائی کورٹ نے نظر ثانی میں کی۔ اپیل کنندہ کی جانب سے یہ استدعا کی گئی کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1) (سی) کے معنی میں ایک عدالت ہے اور اس کی طرف سے شکایت کی عدم موجودگی میں استغاثہ نا اہل تھا اور تصدیق شدہ دعوے کی کاپی پیش کرنا تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت کوئی جرم نہیں تھا۔

یہ مانا گیا کہ کوڈ آف کرمنل پروسیجر کی دفعہ 195 (1) (سی) کے تحت اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی طرف سے کوئی شکایت ضروری نہیں ہوسکتی، یہ فرض کرتے ہوئے کہ وہ ایک عدالت ہے، کیونکہ اس کے سامنے جو پیش کیا گیا تھا وہ اصل جعلی دستاویز نہیں بلکہ اس کی ایک کاپی تھی۔اس سیکشن کی زبان سے یہ واضح تھا کہ جعلی دستاویز کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد ہی اس عدالت کی طرف سے شکایت ضروری تھی۔

سن مکھ سنگھ بمقابلہ دی کنگ، (1949) ایل آر 77 آئی اے 7، اس کا حوالہ دیا گیا،

۔تعزیرات ہند کی دفعہ 471 نے جعلی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کی سزا دی۔ جہاں، جیسا کہ موجودہ معاملے میں، ایک تصدیق شدہ کاپی مقصد کو پورا کرے گی، اس طرح کی کاپی پیش کرنا اصل جعلی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کے مترادف ہوگا۔فرق دونوں کے درمیان دفعہ 471 انڈین پینل کوڈ اور دفعہ 195 (1) (c) ضابطہ فوجداری یہ تھا کہ اگرچہ سابقہ کو خود جعلی دستاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لیکن عدالت میں مؤخر الذکر نے ایسا کیا۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ:1960 کی فوجداری اپیل نمبر 229۔

1959 کے فوجداری ترمیم نمبر 228 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 19 اگست 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ سردار بہادر کے لیے،

مدعا علیہ کی طرف سے ایس کے کپور اور پی ڈی مینن۔

فیصلے کی تاریخ 24 جولائی 1962۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو کے ذریعے دیا گیا:

وانچو جسٹس: ۔راجستھان ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے۔اپیل کنندہ مغربی پاکستان سے بے گھر ہوا شخص ہے۔انہوں نے جولائی 1949 میں محکمہ بحالی سے بے گھر افراد کے لیے ایک رجسٹریشن کارڈ حاصل کیا۔1954 میں، بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، (1954 کا نمبر 44) نافذ کیا گیا۔اس کے بعد مرکزی حکومت کی طرف سے ایکٹ کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں تصدیق شدہ دعووں والے بے گھر افراد کو معاوضے کی ادائیگی کے لیے درخواستیں دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے معاوضے کے لیے درخواست دی (.Ex پی-2) مارچ 1955 میں اسسٹنٹ

سیٹلمنٹ آفیسر الور کو، جیسا کہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ضروری ہے۔اس درخواست کی حمایت میں، اس نے اپنے تصدیق شدہ دعوے کی ایک تصدیق شدہ کاپی پیش کی (.Ex پی-3). ایسا لگتا ہے کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ !افسر نے اپیل گزار کو نیم مستقل بنیاد پر 132 ایکڑ اراضی الاٹ کرنے کی تجویز پیش کی، اور تحصیلدار نگر سے کہا کہ وہ اپیل گزار کے مشورے سے اس سلسلے میں ایک تجویز پیش کرے۔اس دوران، خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ اس علاقے میں بے گھر افراد نے جھوٹے اور جعلی تصدیق شدہ دعووں پر زمین کی الاٹمنٹ حاصل کی تھی۔اس کے بعد معاملے کی تفتیش کی گئی اور یہ پایا گیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے معاوضے کا دعوی من گھڑت تصدیق شدہ دعوے پر مبنی تھا۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ پر تعزیرات ہند کی دفعہ 466، 471 اور 420 کے ساتھ سیکشن 511 کے تحت مقدمہ چلایا گیا اور اسے کورٹ آف سیشن الور میں مقدمے کی سماعت کے لیے پیش کیا گیا۔

یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ جس کا اصل Ex ہے۔ پی-3 درخواست کے ساتھ جمع کرائی گئی ایک نقل ہے (مثال کے طور پر۔ پی-2) اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے یا سیشن کورٹ میں کبھی پیش نہیں کیا گیا۔اس مقدمے کی سماعت اسسٹنٹ سیشن جج کے ذریعے کی گئی جسے یہ منتقل کر دیا گیا۔وہاں اپیل کنندہ کا دفاع یہ تھا کہ درخواست (سابق پی-2) اس کی طرف سے پیش نہیں کیا گیا تھا اور اس کا مذکورہ درخواست یا اس کے ساتھ موجود باڑوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر ایک عدالت کے طور پر کام کر رہا تھا اور چونکہ دفعہ 471 کے تحت جرم اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے کارروائی میں پیش کردہ یا ثبوت میں دی گئی دستاویز کے سلسلے میں کیا گیا تھا، اس لیے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی شکایت کی عدم موجودگی میں اس کا استغاثہ نا اہل تھا۔اسسٹنٹ سیشن جج نے اپیل گزار کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی طرف سے کوئی بھی شکایت انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 471 کے تحت جرم کا نوٹس لینے سے پہلے ضروری تھی۔انہوں نے استغاثہ کی قیادت میں شواہد پر مزید موقف اختیار کیا کہ درخواست 1 (سابق .پی-2) اور تصدیق شدہ دعوے کی کاپی (.Ex پی-3) اور درخواست کے ساتھ دیگر کاغذات اپیل کنندہ کے ذریعے تیار کیے گئے اور اس کے ذریعے تصدیق شدہ اور تصدیق شدہ کیے گئے۔انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ اس حقیقت کا کوئی براہ راست ثبوت نہیں ہے کہ درخواست (.Ex پی-2) اپیل کنندہ کی طرف سے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر الور کے دفتر میں پیش کیا گیا تھا، اس معاملے کے حالات میں کوئی شک نہیں ہوسکتا

کہ درخواست (Ex. پی-2) اس کے احاطے کے ساتھ صرف اپیل کنندہ یا اس کی طرف سے کوئی اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے دفتر میں رکھا جا سکتا تھا۔ اس لیے اس نے اپیل کنندہ کو دفعہ 471 کے ساتھ ساتھ تعزیرات ہند کی دفعہ 511 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 420 کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے قید کے ساتھ ساتھ جرمانے کی سزا سنائی۔ اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے سیشن جج الور میں اپیل کی گئی۔ اس اپیل کو اس ترمیم کے ساتھ مسترد کر دیا گیا کہ جرمانے کی سزا کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ دفعہ 471 کے تحت دو سال کی سخت قید اور تعزیرات ہند کی دفعہ 511 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 420 کے تحت ایک سال کی سخت قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ دونوں عدالتوں کے ذریعے بیک وقت چلانے کے لیے بنایا گیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ ہائی کورٹ میں نظر ثانی کے لیے گیا اور مرکزی نقطہ یہ تھا کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر الور کی شکایت کی عدم موجودگی میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1) (سی) کے پیش نظر استغاثہ نا اہل تھا۔ ہائی کورٹ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا۔ مزید برآں، درج ذیل دونوں عدالتوں کے نتائج کو خوبیوں کی بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا؛ لیکن ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ درج ذیل دونوں عدالتوں کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے بیک وقت نتائج میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ آخر میں، یہ دعوی کیا گیا کہ بطور سابق۔ پی-3 صرف ایک نقل تھی جس میں دفعہ 471 کے تحت کوئی جرم نہیں ہوسکتا تھا، لیکن اس دلیل کو بھی ہائی کورٹ نے مسترد کر دیا تھا۔ نتیجے میں ہائی کورٹ نے سیشن جج کے فیصلے کی تصدیق کی۔ اس کے بعد اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے سرٹیفکیٹ کی درخواست تھی، جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ خصوصی رخصت کے لیے اس عدالت میں آیا، جسے منظور کر لیا گیا؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ان نکات کا اعادہ کیا ہے جن پر ہائی کورٹ میں ہمارے سامنے زور دیا گیا تھا۔ اس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1) (سی) کے معنی میں عدالت سمجھا جانا چاہیے اور اس لیے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی شکایت کی عدم موجودگی میں استغاثہ نا اہل تھا۔ مزید یہ کہ سابق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ Ex. پی-3 صرف ایک نقل ہے جس میں تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت کوئی جرم نہیں ہو سکتا، چاہے یہ قبول کیا جائے کہ درخواست (پی-2) اس کے احاطے کے ساتھ اپیل کنندہ کے ذریعے یا اس کی جانب سے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے دائر کیا گیا

تھا۔آخر میں، یہ مطمئن ہے کہ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ درخواست (.Ex پی-2)اپیل گزار کی طرف سے یا اس کی طرف سے کی گئی تھی۔

ہم اس اپیل کے مقاصد کے لیے یہ فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے کہ آیا 1954 کے ایکٹ 44 کے تحت کام کرتے ہوئے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو ضابطہ فوجداری کی دفعہ 195 (1)(سی) کے معنی میں عدالت سمجھا جا سکتا ہے۔ہم موجودہ مقاصد کے لیےفرض کریں گے کہ وہ ایک ایسی عدالت ہے جس پر دفعہ 195 (1)(سی) لاگو ہوتی ہے۔لیکن سوال اب بھی باقی ہے کہ آیا اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کی شکایت ضروری تھی جہاں اس معاملے میں یہ اصل جعلی دستاویز نہیں تھی جو اس کے سامنے پیش کی گئی تھی بلکہ اس کا سوال سن لکھ سنگھ بمقابلہ کنگ (1) میں جوڈیشل کمیٹی کے سامنے غور کے لیے آیا تھا، اور یہ قرار دیا گیا تھا کہ دفعہ 195 (1)(سی) صرف اس دستاویز کا حوالہ دیتی ہے جو مبینہ طور پر جعلی ہے نہ کہ اس کی کاپی اور اس وجہ سے عدالت سے شکایت کی عدم موجودگی جہاں جعلی (1949) ایل آر 77 آئی اے 7 کی کاپیاں تھیں۔i۔ دستاویزات پیش کی جاتی ہیں جو جعل سازی کے جرم یا جعلی دستاویز کے استعمال کے مقدمے کی سماعت کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔عدالتی کمیٹی نے مشاہدہ کیا کہ سیکشن صرف اس دستاویز کا حوالہ دے سکتا ہے جو مبینہ طور پر جعلی ہے، نہ کہ اس کی کاپی کا۔ یہ نظریہ، جو الفاظ کے سادہ گرائمر معنی سے مطابقت رکھتا ہے، معاملے کے عملی عام فہم کی حمایت کرتا ہے، کیونکہ، جیسا کہ اس عدالت (گردھری لال بمقابلہ شہنشاہ)(1) میں مشاہدہ کیا گیا تھا، جس عدالت کے سامنے دستاویز کی نقل پیش کی جاتی ہے وہ اصل میں اصل کی صداقت پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ یہ تجویز کیا گیا تھا کہ کم از کم ایک جعلی دستاویز کو ثبوت کے طور پر دیا جا سکتا ہے 'اگر ایک نقل پیش کی گئی تھی، لیکن ان کے حاکموں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کسی دستاویز کے مندرجات کی ایک نقل پیش کرنے سے ثانوی ثبوت دیا جا سکتا ہے، لیکن جعلی دستاویز خود اس طرح ثبوت میں نہیں دی جائے گی۔ہم احترام کے ساتھ اس نظریے سے متفق ہیں۔

دفعہ 195 (1)(سی) ان شرائط میں ہے:---

"195 (1) کوئی عدالت نوٹس نہیں لے گی

(ا)......................................

(ب)..............................

(ج) دفعہ 463 میں بیان کردہ یا اسی ضابطے کی دفعہ 471، دفعہ 475 یا دفعہ 476 کے تحت

قابل سزا کسی جرم کا، جب اس طرح کے جرم کا الزام کسی فریق کی طرف سے کسی عدالت میں کسی کارروائی کے سلسلے میں کسی دستاویز کے حوالے سے لگایا گیا ہو یا ایسی کارروائی میں ثبوت کے طور پر دیا گیا ہو، سوائے اس عدالت یا کسی دوسری عدالت کی تحریری شکایت کے جس سے ایسی عدالت ماتحت ہو۔

سادہ گرائمر ساخت پر یہ دیکھا جائے گا کہ عدالت کی طرف سے شکایت (1) اے آئی آر (1925) قدھ 413 ہے۔

جب اس طرح کی دستاویز کو عدالت میں پیش کیا جاتا ہے یا ثبوت میں دیا جاتا ہے تو اس کی ضرورت ہوتی ہے جہاں جرم کسی بھی دستاویز کو جعلی بنانے یا حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کا ہو جسے جعلی دستاویز سمجھا جاتا ہے یا مانا جاتا ہے۔ لہذا یہ واضح ہے کہ عدالت میں جعلی دستاویز پیش کیے جانے پر ہی عدالت کی طرف سے شکایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم، جہاں عدالت کے سامنے جو پیش کیا جاتا ہے وہ خود جعلی دستاویز نہیں ہے، دفعہ 195 (1) (سی) اس کی شرائط پر لاگو نہیں ہوگی۔ اس کی وجہ، جیسا کہ عدالتی کمیٹی نے بیان کیا ہے، معاملے کا عملی عام فہم ہے، کیونکہ جس عدالت کے سامنے دستاویز کی کاپی پیش کی جاتی ہے وہ اصل میں اصل کی صداقت پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ "لہذا، یہاں تک کہ اگر اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو دفعہ 195 (1) (سی) کے معنی میں عدالت سمجھا جاتا ہے تو بھی کسی شکایت کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ جعلی دستاویز خود اس معاملے میں اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے پیش نہیں کی گئی تھی بلکہ صرف اس کی ایک کاپی تھی۔

یہ ہمیں اگلے سوال پر لاتا ہے، یعنی، کیا تعزیرات ہند کی دفعہ 471 کے تحت کسی جرم کو موجودہ کیس کے حالات میں انجام دیا گیا کہا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم سابق کے حوالے سے سیشن کورٹ کی طرف سے پائے گئے حقائق کا مختصر حوالہ دے سکتے ہیں۔ Ex پی- .3 یہ حقائق یہ ہیں کہ کا اصل اپیل کنندہ نے ایک پٹیشن رائٹر ہوٹو رام کو دیا تھا، اور اس نے سابق کاپی تیار کی تھی۔ پی- .3 اس کے بعد یہ نقل حلف کمشنر مہیش گور کو پیش کی گئی، جنہوں نے اس کا اصل سے موازنہ کیا اور پھر اس کی تصدیق کی۔ اس تصدیق شدہ کاپی کو معاوضے کی درخواست کے ساتھ ایک دیوار کے طور پر بھیجا گیا تھا (.Ex پی-2) اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو۔ مزید یہ کہ اس بات کا واضح ثبوت موجود ہے کہ Ex کا اصل۔ پی-3 جعلی ہونا چاہیے کیونکہ ایسی کوئی دستاویز چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے دفتر، وزارت بحالی، دہلی سے جاری نہیں کی گئی تھی۔ اب

471.8 ان الفاظ میں ہے:---
"جو کوئی بھی دھوکہ دہی یا بے ایمانی سے کسی بھی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرتا ہے جسے وہ جانتا ہے یا جس پر یقین کرنے کی وجہ ہے کہ وہ جعلی دستاویز ہے، اسے اسی طرح سزا دی جائے گی جیسے اس نے اس طرح کی دستاویز کو جعلی بنایا تھا۔"

اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ اپیل کنندہ نے سابق کا اصل استعمال کیا۔ پی-3 جو کہ ایک جعلی دستاویز تھی جب اس نے حلف کمشنر سے اس کی تصدیق کروائی تھی۔ مزید جب اس نے یہ کاپی اپنی درخواست کے ساتھ بھیجی (Ex. پی-2) اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے، اس کا ارادہ یہ تھا کہ اصل جو ایک جعلی دستاویز تھی، اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے ایک کاپی پیش کر کے اسے حقیقی کے طور پر استعمال کیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 1954 کے ایکٹ نمبر 44 کے تحت قواعد کے تحت اصل تصدیق شدہ دعوی بھیجنا ضروری نہیں ہے اور اگر تصدیق شدہ کاپی بھیجی جائے تو یہ کافی ہے اور اپیل کنندہ نے یہی کیا۔ جب اس نے اصل کی تصدیق شدہ کاپی بھیجی جو جعلی تھی تو وہ واضح طور پر اصل جعلی دستاویز کا استعمال کر رہا تھا، کیونکہ کاپی پیش کرنے سے وہ کسی دستاویز کے مندرجات کا ثانوی ثبوت دے رہا تھا جسے وہ جانتا تھا یا اس کے پاس جعلی ہونے پر یقین کرنے کی وجہ تھی۔ 471.8 کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ کسی بھی دستاویز کا حقیقی استعمال ہے جسے جعلی دستاویز کے طور پر جانا جاتا ہے یا سمجھا جاتا ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ اس طرح کا استعمال صرف اس وقت ہوسکتا ہے جب اصل خود پیش کیا جائے، کیونکہ اس حصے میں اصل کی تیاری کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں، مثال کے طور پر، قواعد کے تحت، ایک تصدیق شدہ کاپی کافی ہوگی، ایک تصدیق شدہ کاپی پیش کرنا ہماری رائے میں اصل دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کرنے کے مترادف ہوگا اگر یہ معلوم ہو یا خیال کیا جائے کہ یہ جعلی دستاویز ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 471 اور دفعات 195 (1) (C) ضابطہ فوجداری) کے درمیان فرق۔ کا یہ ہے کہ 195 (1) جعلی دستاویز کو خود عدالت میں پیش کرنے کا مطالبہ کرتا ہے تا کہ کسی شخص کے سامنے اس طرح کی دستاویز کو جعلی بنانے یا استعمال کرنے کے لیے مقدمہ چلایا جا سکے کیونکہ حقیقی دفعہ 471 میں اصل جعلی دستاویز پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جہاں جعلی دستاویز کی تصدیق شدہ کاپی پیش کرنا ممکن ہو اور اس کی تصدیق شدہ کاپی اصل جعلی دستاویز کے مقصد کو پورا کرے گی، وہاں ہماری رائے میں اصل جعلی دستاویز کو حقیقی کے طور پر استعمال کیا جائے گا، حالانکہ تصدیق شدہ کاپی کے ذریعے۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اس

معاملے میں اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے جعلی دستاویز کی تصدیق شدہ کاپی پیش کی گئی تھی، اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ اس دستاویز کا استعمال کیا گیا تھا، جسے معنی کے اندر جانا جاتا تھا یا خیال کیا جاتا تھا کہ یہ جعلی دستاویز ہے۔ .

471 دفعہ آخر میں، اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ اپیل کنندہ جانتا تھا کہ دستاویز جعلی تھی اور یہ بھی کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اپیل کنندہ سابق کی پیش کش کا ذمہ دار تھا۔ پی-3 درخواست کے لیے ایک مشمولہ کے طور پر (.Exپی-2) اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کے سامنے۔ اپیل کنندہ کا معاملہ، جیسا کہ ہم پہلے ہی طے کر چکے ہیں، یہ تھا کہ اسے کبھی سابق نہیں ملا۔ P-2 تیار تھا؛ اور نہ ہی اسے Ex ملا۔ پی-3 تیار اور تصدیق شدہ۔ یہ معاملہ واضح طور پر غلط ہے۔ ان حالات میں، ہم کچھ بھی نامناسب نہیں دیکھ سکتے ہیں اگر نیچے کی عدالتیں اس نتیجے پر پہنچیں کہ درخواست (.Exپی-2) اپیل کنندہ کی طرف سے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو پیش کیا گیا ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ اس دفتر میں کسی کو یاد نہیں ہے کہ آیا درخواست ڈاک کے ذریعے آئی تھی یا کسی نے ذاتی طور پر حوالے کی تھی؛ لیکن ان حالات میں جب یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اپیل کنندہ ہی تھا جس نے سابق حاصل کیا تھا۔ پی-2 اور اس کے مشمولہ جات تیار کیے،، اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں ہو سکتی کہ سابق۔ پی-3 کو اس کے مشمولہ کے ساتھ خود اپیل کنندہ نے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو پیش کیا یا بھیجا ہوگا۔ نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس دلیل میں کوئی گُن ہے کہ اپیل کنندہ کو معلوم نہیں تھا کہ Ex کا اصل۔ پی-3 جعلی تھا۔ اصل۔ پی-3 خود اپیل کنندہ کے حق میں ایک تصدیق شدہ دعوی تھا اور اپیل کنندہ سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ آیا اس نے حقیقت میں اپنے دعوے کی تصدیق کروائی تھی یا نہیں۔ وزارت بحالی کا ثبوت یہ ہے کہ اپیل کنندہ کے کسی بھی دعوے کی کبھی تصدیق نہیں ہوئی۔ حالات میں، اندازہ یہ ہونا چاہیے کہ اپیل کنندہ کو معلوم تھا کہ سابق کا اصل۔ پی-3 ایک جعلی دستاویز تھی اور اسے حقیقی کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ یہ کہ استعمال بے ایمان تھا اس کیس کے حقائق پر بھی واضح ہے، کیونکہ اپیل کنندہ اس طرح ایک الاٹمنٹ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جس کا وہ حقدار نہیں تھا اور اس طرح اپنے لیے غلط فائدہ اٹھاتا ہے۔ ہم اس بات سے بھی مطمئن ہیں کہ مقدمہ تیاری کے مرحلے سے بہت آگے بڑھ گیا تھا کہ جعلی دستاویز کی کاپی دراصل اپیل کنندہ نے اسسٹنٹ سیٹلمنٹ آفیسر کو بھیجنے یا پیش کرنے کے وقت استعمال کی تھی۔ اس لیے ہم مطمئن ہیں کہ اپیل کنندہ کو صحیح طور پر سزا سنائی گئی ہے۔ اس اپیل میں کوئی طاقت نہیں ہے اور

اسے اس طرح مسترد کر دیا جاتا ہے۔اپیل کنندہ ضمانت پر ہے اور اب اسے دی گئی سزا پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document